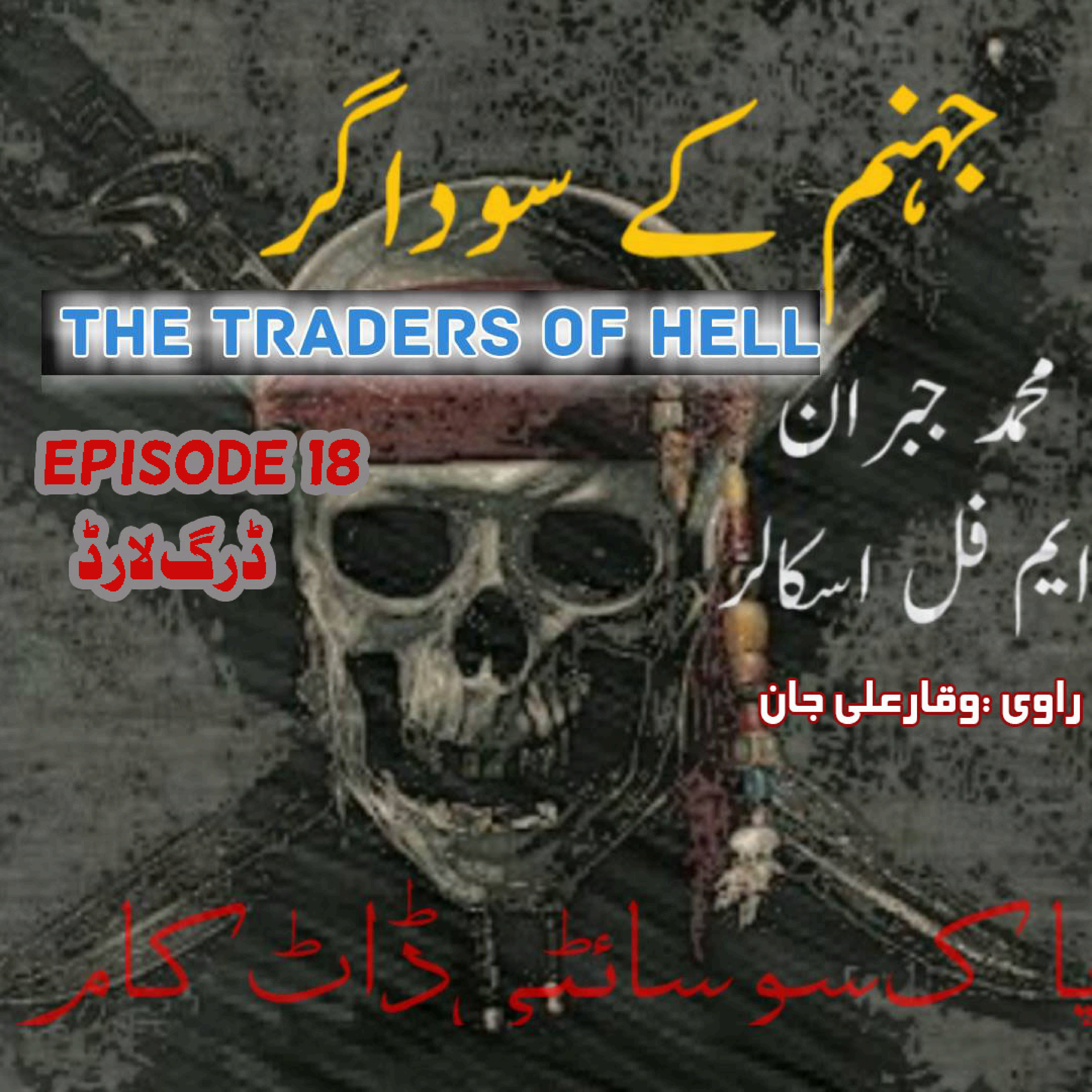

جہنم کے سوداگر
THE TRADERS OF HELL
محمد جبران
ایم فل اسکالر
EPISODE 18
ڈرگ لارڈ
راوی :وقارعلی جان
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

ڈرگ لارڈ (قسط اٹھارہ)

میں اپنے جسم پر موجود گندے اور بدبودار کپڑے اب تبدیل کر چکا تھا۔ میرے وجود پر ایک بلیو کلر کا نفیس سا سوٹ تھا جو یقیناً میرے ناپ کا تھا۔ مورس کو میری ہائیٹ اور جسامت کا باخوبی علم تھا۔ پرانے کپڑوں اور جوتوں کو میں نے اکٹھا کر کے باہر ایک بڑے سے کوڑے کے ڈرم میں پھینک دیا تھا۔ اس کے بعد میں نے واپس آ کر جدید ترین میک اَپ کٹ کھولا اور شیخ قاسم والا میک اَپ صاف کرنا لگا۔ مجھے اسے صاف کرنے میں کوئی پندرہ منٹ لگ گئے۔ اس کے بعد حسام جہاں کا چہرہ اپنی آنکھوں کے سامنے کر کے اس کا میک اَپ کرنے لگا۔ اگلے بیس منٹ میں میں آمنہ جہاں کا مرا ہوا بھائی لگ رہا تھا۔ گویا آج وہ پانچ سال بعد دوبارہ زندہ ہو گیا تھا۔ وہی بھائی جسے بے ہیمانہ تشدد کر کے ڈیوڈ نے موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ میں نے جو فائل پڑھی تھی اور جو باتیں مجھے ولیم لیوک سے پتہ چلی تھیں اس کے مطابق حسام بالکل بھی بے گناہ نہیں تھا۔ وہ امریکہ پڑھائی کی غرض سے ضرور آیا تھا مگر وہاں آ کر چند مذہبی شدت پسندوں کے ہاتھ چڑھ گیا۔ جنہوں نے اس کی خوب برین واشنگ کر کے اسے جہاد کے لئے تیار کیا تھا۔ انہوں نے اس کے دماغ میں امریکہ کے خلاف زہر بھرا تھا۔ جو آگے چل کر کئی گل کھلانے والا تھا۔ اس کے بعد اسے ٹریننگ دے کر سب سے پہلے امریکہ میں موجود برطانیہ کی ایمبیسی میں بم رکھنے کا کہا گیا۔ جو اس نے کامیابی سے رکھا تھا اور اس کے پھٹنے پر سو سے زائد افراد مارے گئے تھے۔ جبکہ سینکڑوں زخمی ہوئے تھے۔ اُن حملوں کی کامیابی کے بعد اسے چند خطرناک ہتھیاروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پہنچانا تھا۔ اُس نے یہ کام بھی باخوبی انجام دیا تھا۔ جو بعد میں چل کر کئی اہم سرکاری شخصیات کے قتل کا موجب بنے تھے۔ اس کے بعد ہوٹل میں ہوئے دھماکوں میں وہ بلیک ڈائمنڈ ایجنسی کے ہتھے چڑھ گیا تھا۔ جہاں ڈیوڈ نے اس کی کھال ہی ادھیڑ کر رکھ دی تھی۔ اس نے تشدد کے دوران اپنے سارے جرائم قبول کئے تھے۔ پھر نہ معلوم کس طرح اس کے ٹارچر کی فوٹو گرافس لیک ہو کر آمنہ جہاں اور اس کی فیملی کو مل گئی تھیں۔ آمنہ یہ فوٹوز لیکر پہلے امریکی عدالتوں میں گئی تو بلیک ڈائمنڈ ایجنسی نے حسام جہاں کی دوران کسٹڈی اقبال جرم والی ویڈیو پیش کر دی۔ جس کی وجہ سے آمنہ جہاں وہ کیس ہار گئی۔ اس کے بعد اس نے عالمی عدالتوں کا رخ کیا کہ اسے اسکے بھائی سے ملنے دیا جائے۔ مگر کرنل اشر کا اثر رسوخ یہاں بھی کام آ گیا۔ اسے ملنے سے صاف انکار کر دیا گیا۔ اسی دوران آمنہ اور اس کی فیملی کو حسام کے مرنے کی اطلاعات بھی ملیں مگر اس کی لاش اسے نہ ملی۔ ڈیوڈ نے واقعی اس پر بے پناہ تشدد کیا تھا جسے وہ برداشت نہ کر سکا اور ہمیشہ ہمیشہ کے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ اسکے جسم کو وہیں ہیڈ کوارٹر میں ہی برقی بھٹی میں ڈال کر ختم کر دیا گیا۔ اُدھر آمنہ کے سر پر جنون سوار تھا، اس نے یہاں کی انٹیلی جنس سروس جوائن کر لی اور پھر جلد ہی اس نے اپنی کارکردگی سے سب کو متاثر کیا جس کے بعد وہ اپنے بڑوں کو یہ قائل کرنے میں کامیاب ہو گئی کہ ڈیوڈ کو ایران لایا جائے اور پھر اس پر ایک بے گناہ ایرانی کے قتل کا مقدمہ

چلا کر اسے سر عام پھانسی دے دی جائے۔ صاف ظاہر تھا کہ سرکاری سطح پر ایسا کرنا ناممکن تھا۔ کیونکہ ایک تو امریکہ اور ایران کے سفارتی تعلقات نہ ہونے کے برابر تھے دوسرا اگر سلامتی کونسل کا دروازہ کھٹکھٹاتے تو وہاں بھی انکی سنوائی نہیں ہونے تھی۔ لہذا اب ایک ہی حل تھا کہ اسے غیر قانونی طور ایران لایا جائے اور پھر اس پر ٹرائل چلایا جائے۔ اسی مقصد کے لئے آمنہ نے اس کیس پر کام کرنا شروع کر دیا اور بلیک ڈائمنڈ ایجنسی کے حوالے سے مختلف خبریں حاصل کرنا شروع کر دیں۔ یقیناً بلیک ڈائمنڈ ایجنسی اس کی توقع سے کہیں زیادہ تیز اور فعال تھی اس لئے ہر بار وہ چکما دے جاتے تھے۔ کرنل اشر کے شاطر دماغ نے اس کی انٹیلی جنس میں بھی اپنے بندے پلانٹ کر دیئے تھے۔ جو کرنل اشر کو پل پل کی خبریں دیا کرتے تھے۔ انہی بندوں میں ایک مورس بھی تھا جو آج میرے کام آیا تھا۔

پاکستان سے لیکر طیارے کے یہاں ہنگامی لینڈنگ تک آمنہ نے پلاننگ تو یقیناً بڑی کی تھی۔ مگر اس میں بہت سارے جھول پیدا ہو گئے تھے۔ یہاں کی انٹیلی جنس کی کارکردگی کوئی خاص تو نہیں تھی پر اس کے باوجود آمنہ نے بھی بہت سی غلطیاں کی تھیں۔ پہلی اسے ڈیوڈ کو سمجھنے میں غلطی ہوئی تھی اسی لئے وہ ناکام رہی تھی۔ وہ سمجھی کہ ایک بار بس وہ اس کے قابو میں آجائے تو پھر وہ خود ہی سب کچھ کر لے گی۔ دوسری غلطی اسکا علی رضا پر ضرورت سے زیادہ انحصار تھا جو اسے لے ڈوبا۔ تیسری غلطی اس نے تب کی جب میں حیرت انگیز طور پر خود کو چھڑا کر باہر نکلنے کی کوشش میں تھا تو وہ بوکھلا گئی تھی۔ اسے صورت حال مس ہینڈل ہو گئی۔ اس نے جلد بازی میں مجھے ڈیتھ اسکواڈ کے حوالے کر دیا تھا۔ جو میرے جیسے انتہائی تیز رفتار اور شاطر دماغ رکھنے والے کے لئے بچوں جیسا کھیل تھا۔ اس کے علاوہ وہ جس عمارت میں مجھے لائی تھی وہ یقیناً انٹیلی جنس کی اپنی عمارت نہیں تھی۔ یہ اس کا اپنا ہی کوئی خفیہ پوائنٹ تھا۔ اس کے ماموں کا بھی اس کے انٹیلی جنس سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس پورے کھیل میں بہت سے لوپ ہولز تھے جو مجھے وہاں سے نکالنے میں مدد گار ثابت ہوئے تھے۔

خیر میک اَپ سے فارغ ہو کر ایک دفعہ میں نے خود کو آئینے میں تنقیدی نگاہ سے دیکھا اور پھر مطمئن ہو کر میک اَپ کٹ بند کر دی۔ اب میری توجہ شہر کے نقشے پر تھی۔ مجھے جلد از جلد یہاں سے نکلنا تھا۔ شہر سے باہر جانے والی سڑک پر مجھے وہ ٹیلی فون بوتھ مل گیا۔ میں نے جیب سے موبائل نکال کر سب سے پہلے بلیک ڈائمنڈ ایجنسی کے مقامی سیکرٹ پوائنٹ پر فون کیا تو آگے سے کسی چیختی ہوئی آواز آئی۔

"کون بول رہا ہے؟ تمیز نہیں آتی رات کے اس پہر کال کرتے ہو۔ معلوم نہیں یہ سونے کا ٹائم ہے۔"

"ڈی فار ڈائمنڈ۔۔۔" میں نے اپنا مخصوص کوڈ دہرایا تو کچھ دیر دوسری طرف سے مکمل خاموشی رہی۔

"ابھی بارش ہونے والی ہے ڈائمنڈ کی بات بھی مت کرنا۔۔۔" دوسری طرف سے بھی مخصوص کوڈ دہرایا گیا۔

"اگر بارش میں ڈائمنڈ پگھل گیا تو؟"

"ڈائمنڈ کے پگھلتے ہی اس میں سے ڈیوڈ نکلے گا۔"

"گڈ اس وقت رات کے پونے دو کا عمل ہے تم مجھے ٹھیک ڈھائی بجے شہر سے باہر جانے والے راستے نانگ روڈ پر ملو وہاں پر ایک علی ٹیلی فون بوتھ ہے، جو اس وقت یقیناً سنسان ہو گا۔ میں ابھی یہاں سے نکل کر وہیں پہنچ رہا ہوں۔"

"رائٹ سر آپ بے فکر رہیں میں ابھی آپ کو لینے کے لئے نکل رہا ہوں۔۔۔" یہ کہتے ہی دوسری طرف سے لائن ڈراپ ہو گئی۔ میں نے سیل فون ایک طرف رکھا اور گاڑی سے باہر نکل آیا۔ کچھ دیر میں یوں ہی پارکنگ میں چہل قدمی کرتا رہا۔ جب دو بج گئے تو میں اپنی گاڑی کی طرف آیا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار سٹارٹ کی اور اپنی منزل کی جانب بڑھ گیا۔

☆===☆===☆

گولیوں کے شیلز اب بھی گاڑی کے بونٹ پر لہرا رہے تھے۔ پھر وہ گھومتے ہوئے نیچے جا گرے۔ انہوں نے گاڑی کے سامنے سے فائر کئے تھے اور پھر سائیڈ سے ہوتے ہوئے اچانک ہی نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے۔ گاڑی کو ایک جھٹکا ضرور لگا تھا مگر اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہوا۔ مگر کرنل اشر کا غصہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔

"یو بلڈی فول۔۔۔ڈیم۔۔۔۔میں ان حرام زادوں کو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔" کرنل اشر نے دھاڑتے ہوئے کہا۔ "ان کی اتنی جرات کے وہ ہم پر گولیاں چلائیں۔" اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سیل فون لگا کر اس پر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے لائن ملتے ہی اس نے چیختے ہوئے۔

"شبتائی بات سنو ایک بائیک کا نمبر نوٹ کرو اور مجھے فوراً سے پہلے یہ کتے کے پلے ہمارے ہیڈ کوارٹر میں ملنے چاہیں۔ مجھے ان کی کھال اتری ہوئی نظر آنی چاہیے۔ سمجھے لکھو نمبر۔۔۔" اس کے بعد اس نے غصے کی شدت سے چلاتے ہوئے بائیک کے نمبر لکھوائے اور کال اینڈ کر دی۔ کرنل کو غصے میں دیکھ کر ہم لوگ خاموش ہو گئے تھے۔ گاڑی اب بھی چل رہی تھی اور ہم اس وقت اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف جا رہے تھے۔ اچانک کرنل کے سیل فون پر رنگ ہونے لگی۔ کرنل نے فون اٹنڈ کر کے کان سے لگا لیا۔

"یس کرنل اشر۔۔۔ہاں پھر۔۔۔۔۔۔۔۔کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔۔۔۔۔۔الو کے پٹھے۔۔۔۔۔۔۔وہ کیسے کر سکتے ہیں یہ سب ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔لاش زندہ ہو گئی ؟ کیا بکواس ہے یہ۔۔۔۔ہمارے سامنے پانچ ڈاکٹروں کی ٹیم نے ہمیں اس کے مرنے کا آفیشل کاغذ دکھایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔You All are Idiots۔" یہ کہتے ہی کرنل اشر نے کال ایک بار پھر اینڈ کر دی۔

"گاڑی واپس موڑو۔۔۔ایئر پورٹ پر ہمارے جانے کے بعد ہنگامی صورت حال ہو گئی ہے۔ وہ سؤر کا بچہ ڈرگ لارڈ اسٹیورٹ جرمن اب حیرت انگیز طور پر زندہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے ہمارے جانے کے بعد ٹرمینل فور پر قبضہ کر لیا ہے اور وہاں پر موجود سارے عملے کو یرغمال بنا لیا ہے۔ پولیس اسے روکنے میں ناکام ہو گئی ہے۔ اس کمینے کا مطالبہ ہے کہ وہ مجھ سے مذاکرات کرنا چاہتا ہے۔"

"مگر سر یہ سب اتنے جلدی کیسے ہو گیا ہے؟ ہم ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو وہاں سے نکلے ہیں۔" میں نے اپنی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا تو کرنل اشر نے گہرا سانس لے لیا۔

"اسی بات پر تو میں بھی حیران ہوں۔ انہوں نے کمال مہارت کے ساتھ ہمارے جاتے ہی پوری سچویشن اپنے کنٹرول میں کر لی۔ ہم ابھی ڈیوڈ والے مسئلے سے باہر نکل نہیں سکے تھے تو اب یہ مزید مصیبت ہمارے گلے پڑ گئی ہے۔" کرنل اشر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"سر یہ سارے ہنگامے کہیں ڈیوڈ سے ڈی ٹریک کرنے کے لئے تو نہیں ہو رہے ؟" اس بار شمعون نے اپنی گاڑی ایئر پورٹ کی طرف جانے والے راستے پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے عین ممکن ہے کہ یہ سب کچھ ہمیں الجھانے کے لئے کیا جا رہا ہو۔ تاکہ اسی بہانے وہ ڈیوڈ کو کسی اور مقام پر منتقل کر دیں۔" کرنل اشر کی تائید سے میری پریشانی میں بھی مزید اضافہ کر دیا۔ اب ہماری گاڑی تیز رفتاری سے جان ایف کینڈی ایئر پورٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ کرنل اشر کے سیل پر ایک بار پھر سے کال آنے لگی۔ اس نے ریسیو کر کے فون کان سے لگا لیا۔

"یس کرنل اشر۔۔۔۔۔۔۔ کیا کہہ رہے تم؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اوہو یہ تو کافی برا ہوا۔۔ ایسا کرو دونوں کا پوسٹ مارٹم کرواؤ۔ انوسٹی گیشن جاری رکھو۔ مجھے ان کے بارے میں پوری معلومات چاہیے۔ دیکھو کیا نکلتا ہے۔۔۔ بائے "کرنل اشر نے اپنے ہونٹ کاٹتے ہوئے کال بند کر دی۔ "لگتا ہے آج ہی ساری مصیبتیں نازل ہونی ہیں۔ مصیبتیں ہیں کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتیں۔ "کرنل اشر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سیل فون واپس اپنی جیب میں رکھ دیا۔

"کیا ہوا سر سب خیریت تو ہے ناں؟" شمعون نے گیئر بدلتے ہوئے کہا۔ تو کرنل اشر نے گندی سی گالی دی اور پھر کہنے لگے۔

"اُن دونوں حملہ آوروں کو قتل کر دیا گیا ہے اور سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ اُن پر حملہ کرتے ہوئے کسی نے بھی نہیں دیکھا۔ ہو نہ ہو کوئی بہت ہی گہری سازش ہو رہی ہے۔ لگتا ہے دشمن ہمیں بالکل اپنی پکڑائی کا موقعہ نہیں دینا چاہتے۔ یہ کڑیاں مجھے ڈیوڈ کی طرف اشارہ کرتی ہوئی معلوم ہو رہی ہیں۔ "انکی بات سن کر میرا منہ بھی لٹک گیا۔

☆===☆===☆

تہران کی تمام سڑکیں سنسان تھیں۔ نہ بندہ نہ بندے کی کوئی ذات۔ یہ بلاشبہ دنیا کے خوب صورت شہروں میں سے ایک ہے۔ سیاحتی اعتبار سے یہاں کے کئی مقامات دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ گولستان محل جو ایرانی تاریخ کا سب سے قدیم ترین محل ہے۔ جسے سولہویں صدی میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ بازارِ بزرگ میں واقع شاہ مسجد بھی قابل دید ہے۔ رضا عباسی میوزیم جو 1977ء میں رضا شاہ پہلوی کی بیوی کی زیر نگرانی کھلا تھا اس کی آرٹ گیلری بھی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ مگر میں تو یہاں گھومنے پھرنے نہیں بلکہ اجنبی کی حیثیت سے موجود تھا اور وہ بھی سرکاری اجازت نامہ کے بغیر تھا۔ اس لئے میرے لئے یہاں خطرہ ہی خطرہ تھا۔ انجانی زمین انجانے لوگ اور پھر سب سے بڑھ کر یہاں کی انٹیلی جنس کی نظروں میں ایک مجرم، ایک غیر ملکی جاسوس تھا۔ میں مختلف سڑکوں سے ہوتا ہوا نانگ روڈ پر پہنچا تو ابھی ساڑھے بارہ بجنے سے دس بارہ منٹ باقی تھے۔ علی ٹیلی فون بوتھ تک پہنچنے میں مجھے دو تین منٹ لگ گئے۔ وہ علاقہ میں بالکل ویسا ہی پایا جیسا مورس نے بتایا تھا۔ ہر طرف جھاڑیاں اور گنجان آباد ایریا تھا۔ مورس واقعی کام کا بندہ نکلا تھا، میں گاڑی بوتھ کے پاس جا کر سڑک سے اتاری اور ایک بڑی سی جھاڑی کے پیچھے جا کر روکی اور خود باہر نکل آیا۔ راستے میں واقعی مجھے کوئی چیک پوائنٹ نہیں ملا تھا، شاید ابھی تک یہاں کے حساس ادارے والے سو رہے تھے۔

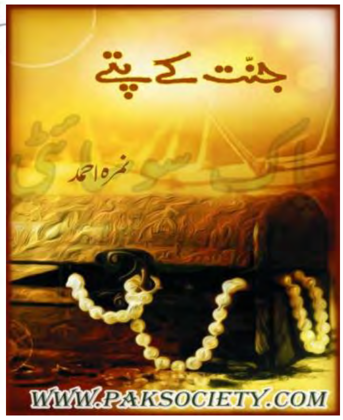
خیر مجھے خطرہ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ میں ٹہلتا ہوا بوتھ کے پاس پہنچا اور جیب سے سگریٹ اور لائٹر نکال کر اسے سلگا لیا۔ پھر ایک گہرا کش لیکر اسے فضا میں چھوڑتا ہوا میں کیون اوبرا کا انتظار کرنے لگا۔ وہاں ٹھنڈی ہوا چلنے لگی جو مجھے بھلی لگی میں نے ایک سگریٹ اپنے ہونٹوں میں دبا لیا اور اپنے ماحول سے لطف اندوز ہونے لگا۔ دور کہیں کبھی کبھی کسی کتے کے بھونکنے کی آواز آجاتی تھی جو مجھے ایکٹو رکھنے کے لئے کافی تھی۔ میں ٹہلتا ہوا تھوڑا آگے نکل گیا اور پھر واپس پلٹ کر بوتھ کیطرف چلنا شروع کر دیا۔ اس بار بوتھ کے پاس پہنچ کر میں نے اس کے ساتھ ٹیک لگا لیا اور اپنے ماضی کو یاد کرنے لگا۔ وہ وقت واقعی بہت حسین تھا جب میں ایک بچہ تھا۔ نہ فکر تھی اور نہ ہی کوئی ٹینشن۔ کیونکہ سب فکر صرف میری ماں کو ہوتی تھی۔ بس میری ماں اور اسکی ممتا میرے ساتھ تھی۔

ایک دوپہر جب میں اسکول سے آیا تو وہ اور میں بیٹھ کر کھانے کھا رہے تھے۔ وہ خود مجھے اپنے ہاتھوں سے کھلا رہی تھی۔

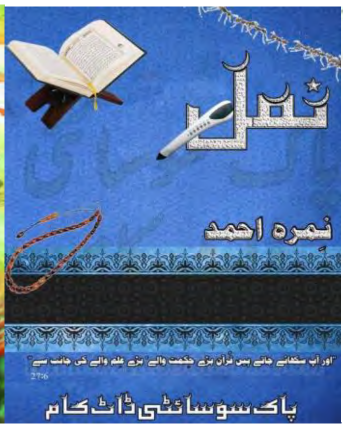
"مما جانتی ہو آج مجھے انگلش میں ڈبل گولڈن سٹار اور ایک سلور سٹار ملا ہے۔۔۔"

"ارے واہ کیا کہنے میرے شہزادے کے بس خوب اچھے سے دل لگا کر پڑھو اور بڑے ہو کر اپنے مما پاپا کا نام روشن کرو۔۔ "ماں نے

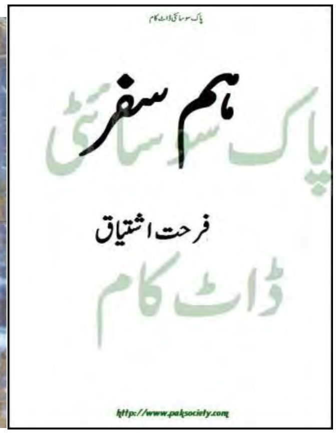
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

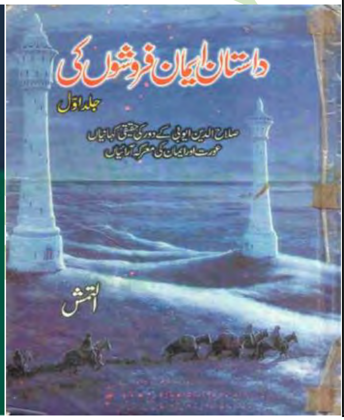




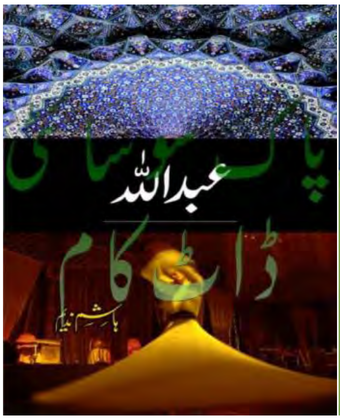


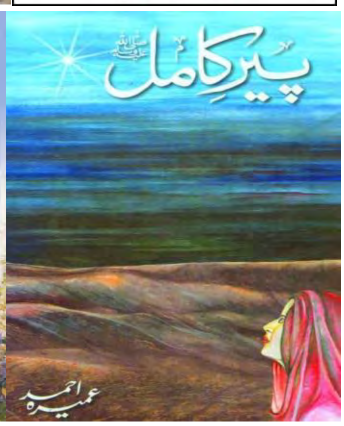


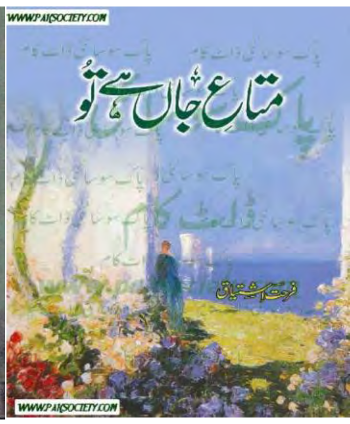


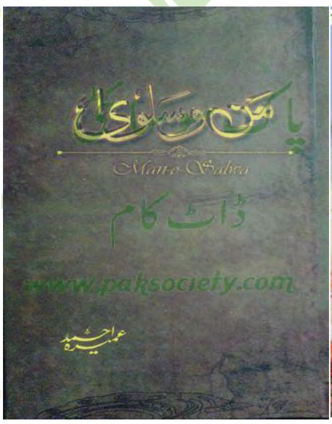




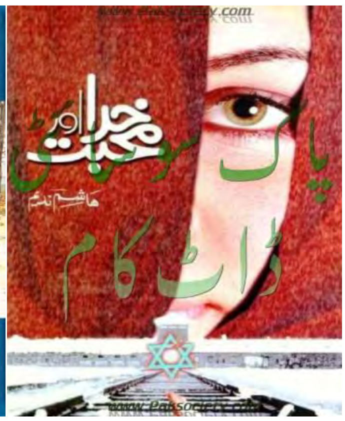


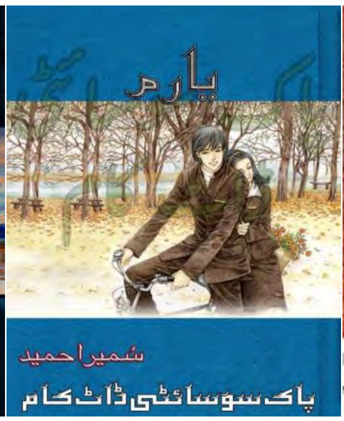




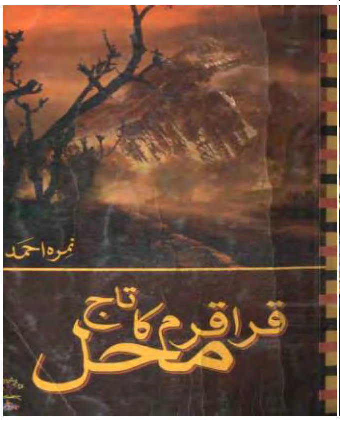












پیار سے میرے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"مما اگر میں بڑا ہو گیا تو تم چھوٹی ہو جاؤ گی۔۔۔اس لئے میکو چھوٹا ہی رہنا ہے۔"

"چل ہٹ شیر یر میں کیسے چھوٹی ہو جاؤنگی؟"

"مما میں نے ایک کہانی پڑھی تھی جس میں ہر کولیس جیسے جیسے بڑا ہو تا جاتا ہے اسکی ماں ویسے ویسے چھوٹی ہوتی جاتی ہے۔۔بس تبھی میکو لگا کے تم بھی چھوٹی ہو جاؤ گی۔۔۔پھر میں بڑا ہو کر ہر کولیس بن جاؤنگا۔"میں نے اپنی معصومیت سے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"چل ہٹ بد معاش وہ تو محض کہانی تھی تم جیسے بچوں کو لبھانے کے لئے۔۔۔میں کوئی نہیں چھوٹی ووٹی ہونے لگی۔۔۔الٹا میرے بال سفید ہو رہے ہیں۔"

"کیا کہہ رہی ہو ماں؟ کہاں سے سفید ہو رہے ہیں۔۔۔ذرا مجھے بھی تو دکھاؤ۔۔میری مما دادی اماں بننے والی ہیں۔۔۔ہپ شولی نانی اماں بنیں گی۔۔۔دیکھو مما پھر زبان پھسل گئی۔۔۔"

"چل ہٹ شرارتی، کوئی سفید وفید نہیں ہوئے۔ابھی تو میں جوان ہوں۔۔بڑھے ہونگے تمہارے پاپا۔۔"

"مما میں آپکا پاپا کو بتاؤنگا کہ مما کہتی ہیں کہ آپ عنقریب بڑھے ہو کر دادا جان بننے والے ہیں۔۔۔"

"ابھی میں چانٹا لگاتی ہوں، آیا بڑا میری شکایت لگانے والا۔۔۔"ابھی میری ماں نے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ میں وہاں سے اٹھ کر بھاگتا ہوا چھت پر چلا گیا اور مما میرے پیچھے چیختی رہ گئیں۔

"ارے بد معاش کھانا تو کھالو۔۔۔کھانا پورا کھایا نہیں۔۔۔کھانا نہیں کھاؤ گے تو بڑے کیسے ہو گے؟۔۔۔آنے دو تمہارے پاپا کو لگاتی ہوں تمہاری شکایت۔۔۔کھانا بھی صحیح سے نہیں کھاتا۔"ماں کی آواز آج بھی میرے کانوں میں گونج رہی تھی۔مگر اس وقت میں بے پرواہ چھت پر چڑھ کر پتنگوں کو تلاش کر رہا تھا۔بچپن کی یادیں واقعی بہت سنہری تھیں، جس کا ایک ایک پل بہت یادگار تھا۔آہ مگر اب سب کچھ ماضی کا حصہ کا بن گیا تھا۔

میں نے آخری کش لیا اور دھواں فضا میں چھوڑتے ہوئے سگریٹ کچی زمین پر پھینکا اور اسے اپنے پیر سے کچل دیا۔دور کہیں سے مجھے ایک گاڑی کی ہیڈ لائٹس نظر آرہی تھیں۔ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے وہ دھیرے دھیرے رینگ کر آرہی ہو۔جب وہ پاس پہنچی تو ایک پست قد شخص ڈرائیونگ سیٹ سے اچھل کر باہر نکل آیا۔چہرے پر گھنی مونچھیں، بال گولڈن اور چوڑی پیشانی۔عمر اٹھائیس کے لگ بھگ رہی ہو گی، مگر مقامی میک اَپ میں تھا۔وہ ایک جدید ماڈل کی ٹیوٹا کار پر آیا تھا، جس کا رنگ گہرا آسمانی تھا۔وہ سیدھا چلتا ہوا میرے پاس آیا اور پھر اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"سر میں کیون اوبرا، پانچ منٹ لیٹ آنے کے معذرت چاہتا ہوں۔وہ دراصل گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو گیا۔اگر آپ برا نہ منائیں تو میں ابھی اس کا ٹائر بدلوں۔۔"

"نو نو جینٹلمن اٹس اوکے، تم اس کا ٹائر بدلاؤ۔میں تب تک کار میں بیٹھ کر تمہارا ویٹ کرتا ہوں۔"میں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تو وہ سیدھا ڈگی کی جانب بڑھ گیا۔میں نے کار کا فرنٹ ڈور کھولا اور پھر اس میں جا کر بیٹھ گیا۔میں نے جیب سے سگریٹ کا پیکٹ اور لائٹر نکال کر دوسرا سگریٹ سلگا لیا۔کچھ دیر بعد گاڑی کے پچھلے ٹائر پر کام شروع ہو گیا۔میں نے تب تک جیب سے مورس کا دیا ہوا موبائل فون نکالا اور اس پر

کرنل اشر کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔ اگر اس وقت یہاں رات کے ڈھائی تھے تو اس وقت وہاں شام کے سات کا ٹائم تھا۔ دوسری طرف سے رنگ ہوتی رہی اور کچھ دیر بعد کرنل اشر نے کال رسیو کرلی۔

"ہیلو سر دس از اے ڈیوڈ ہیر۔۔۔"

"ہاہاہا۔۔۔وٹ اے سرپرائز ڈیوڈ۔۔۔کیسے ہو تم میں نے سنا تھا ایران میں تمہارا ٹرائل ہونے والا تھا۔۔"

"ہاں سر وہی کوئی حسام والا کیس تھا۔ لیکن آپ تو جانتے ہیں ناں کہ ڈیوڈ کو کوئی نہیں روک سکتا۔"

"ہاہاہا۔۔۔ہاں میں بالکل جانتا ہوں۔ جس دن ڈیوڈ رک گیا اس دن پوری بلیک ڈائمنڈ ایجنسی رک جائے گی۔ تو پھر تم کب تک آرہے ہو۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تو کیون اوبرا کے ساتھ ہو۔"

"جی سر وہ اس وقت میرے ساتھ ہی ہے اور اپنی گاڑی کا ٹائر بدل رہا ہے۔ ہمیں کافی لیٹ ہوگئی ہے۔ بس یہاں سے فارغ ہو کر ہم لوگ سیدھا اس کے خاص پوائنٹ پر چلے جائیں گے۔"

"بالکل ٹھیک کہا تم نے پھر وہاں سے تمہارے نکلنے کی تیاری کراتا ہوں میں۔ ویسے اب تک ایرانی بھوکے کتوں کی طرح تمہارے پیچھے لگے ہونگے۔ خیر انہیں اب پکڑائی کا موقعہ نہ دینا۔"

"بالکل نہیں دونگا سر آپ بے فکر رہیں۔ ویسے ایران کے امریکہ سمیت اسرائیل کے ساتھ بھی تعلقات کشیدہ ہیں سو مجھے یہاں سے نکلنے میں کافی مشکل ہوگی۔ پھر وہ بات مشہور ہے ناں کہ جو ڈر گیا سمجھو مر گیا اور ڈیوڈ نے تو ابھی ڈرنا سیکھا ہی نہیں ہے۔"

"ہاہا کافی شریر ہوگئے ہو۔ خیر تم پہنچو تم سے کل دن میں رابطہ کرونگا تب تک تم خوب آرام کرلو۔ گڈ بائے" دوسری طرف سے کرنل اشر کی چہکتی ہوئی آواز آئی اور پھر لائن ڈیڈ ہوگئی۔ تب تک میرے سگریٹ کے دو کش باقی رہ گئے تھے۔ گاڑی کے پیچھے سے اب بھی کھٹ پٹ کی آوازیں آرہی تھیں۔ میں کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلا تو کیون ٹائر کا آخری پیچ کس رہا تھا۔

"چھاگئے ہو کیون تم تو۔۔۔تم نے تو بڑے جلدی ٹائر بدلا لیا۔" میں نے اسکی تعریف کرتے ہوئے کہا تو اس نے جک اور اس کے دیگر اوزار وغیرہ نکال کر اندر ڈگی میں رکھے اور ڈگی کا ڈھکن بند کر دیا۔

"شکریہ سر بس آپ کا حسن نظر ہے۔ بندہ تو ناچیز ہے" اس نے نہایت عاجزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا اور پھر مجھے بیٹھنے کا اشارہ کرکے وہ خود ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر اسٹیرنگ سنبھالیا۔ جبکہ میں نے اس کے پہلو میں دروازہ کھول کر بیٹھا اور سگریٹ کا آخری کش لے کر ایک نئے سفر پر روانہ ہونے کے لئے تیار ہوگیا۔

"اوہو ویٹ ڈیوڈ صاحب میں ایک چیز تو بھول ہی گیا۔" یہ کہتے ہی کیون کار سے باہر نکلا اس نے دوبارہ ڈگی کا ڈھکن کھول کر اس میں سے ایک بوتل نکالی اور پھر میری نشاندہی پر وہ بڑی سی جھاڑی کے پیچھے اس کار کے پاس پہنچ گیا جسے میں ڈرائیو کرتا ہوا یہاں تک پہنچا تھا۔ اس نے گاڑی کے چاروں طرف آئل چھڑکنا شروع کر دیا یہاں تک کے پوری بوتل خالی ہوگئی۔ اس کے بعد اس نے جیب سے ماچس نکال کر اس میں سے ایک تیلی جلائی اور اور پھر اسے کار کے اوپر پھینک دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے کار کو شعلوں نے چاروں طرف سے اپنے دامن میں سمیٹ لیا۔ اسکے بعد کیون واپس پلٹا اور اس نے آئل کی بوتل واپس ڈگی میں رکھی۔ پھر وہ واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھا اور کار اسٹارٹ کرکے اسے آگے بڑھا دیا۔ ہمارے پیچھے شعلے آسمان سے باتیں کررہے تھے۔

☆===☆===☆

ہم لوگ ائیر پورٹ کے کمپاؤنڈ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک ہنگامی صورت حال تھی۔ائیر پورٹ پولیس نے چاروں طرف سے ائیر پورٹ عمارت کو گھیر رکھا تھا۔ ہمیں چوتھے ٹرمینل تک پہنچنے میں چار پولیس چوکیوں سے گزر کر جانا پڑا۔ پولیس والے کرنل اشر کو دیکھتے ہی وہاں سے ناکے ہٹا دیتے تھے۔باہر کافی بھیڑ لگی ہوئی۔ پولیس کی گاڑیاں سائرن بجاتی ہوئی گردش کر رہی تھیں۔اس کے علاوہ وہاں پر ایمبولینس بھی بڑی تعداد میں موجود تھیں۔ہم لوگ بھیڑ کو چیرتے ہوئے چوتھے ٹرمینل تک پہنچے تھے۔ حالات بظاہر ماحول دیکھ کر واقعی نازک ہی لگ رہے تھے۔ایسے میں کوئی بھی کوتاہی کئی انسانی جانیں لے سکتی تھی۔ چوتھے ٹرمینل کی پوری عمارت کو گلاس ڈورز سے بند کیا ہوا تھا۔باہر پولیس کی درجنوں گاڑیاں کھڑی تھیں ۔ہماری گاڑی کو دیکھ کر ایئر پورٹ پولیس کی خاتون چیف مارتھا ہمارے پاس آگئی۔ہم لوگوں نے احتیاط کے ساتھ اس عمارت کی پارکنگ میں اپنی گاڑی پارک کی اور پھر پولیس چیف مارتھا کے ساتھ ہوگئے۔وہ ایک سیاہ فام امریکی پولیس چیف تھی۔اس کی پرسنلیٹی میں ایک رعب اور دبدبا تھا۔اس کی بھاری اور گرج دار آواز سب کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی تھی۔

"آیئے سر میں بے حد معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو ہنگامی طور واپس یہاں بلانا پڑا۔"ائیر پورٹ پولیس چیف مارتھا نے کرنل اشر کو مصافہ کرتے ہوئے کہا تو جواب میں کرنل اشر نے بھی اس کے ساتھ ہاتھ ملا لیا۔البتہ کرنل کا چہرہ اب بالکل سپاٹ تھا۔

"کوئی بات نہیں مس مارتھا، میں جانتا ہوں کہ ہنگامی صورت حال ہوگئی ہے، میرے ساتھ انتہائی قابل اعتماد آفیسرز موجود ہیں۔بس آپ نے انہیں فری لی کام کرنے دینا ہے۔"

"جناب آپ بے فکر رہیں آپ کو مکمل اجازت ہے کہ آپ جیسے بھی کام کریں۔پر ہمیں ہو سکے کی اس سچوئیشن سے نکالیں۔عمارت کے اندر فورتھ ٹرمینل کا سو سے اوپر عملہ ہے۔جس میں چالیس خواتین اور کوئی ساٹھ سے اوپر مرد یرغمال بنے ہوئے ہیں۔اسکے علادہ ڈھیروں پسینجرز بھی اندر موجود ہیں۔کسی نے میڈیا والوں کو بھی خبر کر دی ہے۔اس سے پہلے کے وہ لوگ آئیں آپ پلیز اس سچوئیشن سے ہمیں باہر نکالیں۔"چیف مارتھا نے تیزی سے ہمیں موجودہ صورت حال سے آگاہ کیا تو کرنل اشر نے ہمیں آنکھوں ہی آنکھوں میں اپنا پلان سمجھایا۔تو ہم دونوں نے سر ہر ہلا دیا۔پارکنگ میں ہی شمعون اور میں کرنل اشر سے الگ ہوگئے۔ہم دونوں وہاں سے سیدھا ایک اندرونے کمرے میں گئے اور پھر وہاں سے ہم زینے چھڑتے ہوئے پارکنگ کی چھت پر آگئے۔پارکنگ کی عمارت اور فورتھ ٹرمینل کی عمارت الگ الگ مگر جڑی ہوئی تھیں۔انہیں آپس میں جوڑنے والا محض ایک پائپ تھا۔یہ کوئی چار منزلہ اونچی عمارت تھی۔ چھت پر پہنچ کر ہم دونوں نے اپنی جیبوں سے پستول نکال لئے۔ چھت پر سوائے پر کاٹھ کباڑ کے اور کچھ نہیں تھا۔اسے چاروں طرف ایک چھوٹی سی باؤنڈری وال کے ساتھ کور کیا ہوا تھا۔ہم لوگ دوڑتے ہوئے فورتھ فلور کی جانب چلے گئے۔اب اس عمارت میں جانے کے لئے ایک چھوٹا سا پائپ تھا اور درمیانی فاصلہ کوئی اٹھارہ فٹ کا تھا۔انکا آپس میں لنک بس اسی پائپ سے ہی تھا۔وہ عمارت ایک بہت بڑے کیوب شیپ میں تھی۔

ہم لوگوں نے اپنی گرفت پستولوں پر مضبوط کرلی اور پھر کسی سرکس میں موجود مداری کی اس پائپ پر نہایت ماہرانہ از میں چلتے ہوئے دوسری عمارت کی چھت پر پہنچ گئے۔ہم نے وہاں قدم نہایت آہستگی سے رکھے تاکہ کہیں کسی قسم کی کوئی آہٹ نہ ہو اس عمارت میں موجود افراد چوکنا نہ ہو جائیں۔اس کے بعد ہم دھیرے دھیرے چلتے ہوئے روشن دانوں کے پاس پہنچ گئے۔ایک روشن دان میں نے سنبھال لیا جبکہ دوسرا شمعون نے۔وہ لوگ تعداد میں چھ تھے۔تین نے اپنی اپنی پوزیشن لی ہوئی تھی۔جبکہ دو اندر کی نگرانی کر رہے تھے اور ایک اغوا کار جو کہ اب لاش نہیں

تھا کرنل اشر سے گفتگو کر رہا تھا۔ کرنل اشر اور وہ سب ایک بڑے سے ہال میں موجود تھے۔ دو نے بڑے ستونوں کے پیچھے اپنی جگہیں سنبھالی ہوئی تھیں۔ اس ٹرمینل کی انتظامیہ اور باقی افراد ایک چھوٹے سے کمرے میں قید تھے۔ شمعون اور میں کسی بھی ہنگامی صورت حال سے نپٹنے کے لئے تیار تھے۔ ڈرگ لارڈ کے ہاتھ میں ایک شاٹ گن تھی جسے وہ لاپرواہی سے کھیل رہا تھا۔ وہ ابھی تک میک اَپ میں تھا البتہ اس کی آنکھوں میں اب شرارت کے سائے منڈلا رہے تھے۔ اس وقت اس نے اپنے چہرے پر ایک کیپ بھی پہن رکھی تھی۔ پھر کچھ دیر بعد وہ کرنل اشر سے کہنے لگا۔

"مجھے پوری امید تھی کہ تم ضرور آؤ گے۔ آخر قیمتی جانوں کا سوال ہے، امریکہ کی عزت داؤ پر لگی ہوئی ہے۔"

-"ہوں۔۔۔ امریکہ کی عزت تمہارے جیسوں کے ہاتھ میں نہیں ہے۔۔۔" کرنل نے منہ بناتے ہوئے حقارت سے کہا۔

"اس وقت تو میرے ہی ہاتھ میں ہے اور میں تم سے جو چاہوں کروا لوں۔ تم چاہیے یہاں پوری فوج ہی کیوں ناں بلوا لو۔ میں اپنے مطالبات یہاں سے منوا کر ہی جاؤں گا۔"

"کیسے مطالبات میں کچھ سمجھا نہیں۔۔۔۔"

"سب سے پہلے تو مجھے ایک فوجی ہیلی کاپٹر چاہیے، اس کے بعد مجھے وہ تابوت واپس چاہیے جو اس وقت یہاں کی مقامی پولیس کے قبضے میں ہے۔ پہلے یہ دو مطالبات پورے کرو باقی کے میں بعد میں بتاتا ہوں۔۔۔"

"یہ تمہاری خالہ جی کا گھر نہیں ہے کہ تم مجھ سے جو مطالبات کرو گے وہ میں پورے کر دوں گا۔ سیدھی طرح بتاؤ ڈیوڈ کہاں ہے۔"

"او تو تمہیں ڈیوڈ چاہیے۔۔ جیسے شہد کی مکھی شہد کے بغیر ادھوری ہے ویسے تم ڈیوڈ کے بغیر ادھورے ہو۔ اگر ایسا واقعی ہے تو سوری اس وقت تمہارا ڈیوڈ شدید خطرے میں ہے۔ اگر اسے زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو پہلے میرے مطالبات پورے کرو۔ فوراً"

"چلو اگر میں تمہارے مطالبات ماننے کے لئے تیار ہو جاؤں تو پہلے تمہیں مجھے بتانا ہوگا کہ اس تابوت میں ایسا کیا ہے جو تمہیں وہ واپس چاہیے۔ کیونکہ جب تک تم مجھے بتاؤ گے نہیں میں تمہاری کوئی بھی مدد نہیں کر سکتا۔"

"اس تابوت میں بھاری مقدار میں ڈرگز ہے جو میں یہاں سے سید ھا روس لیکر جانا چاہتا ہوں۔ اور ایسا کرنے میں تم میری مدد کرو گے" اس نے کرنل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ٹھوس لہجے میں کہا۔

"پر ہیلی کاپٹر سید ھا روس جانے سے تو رہا۔۔۔۔ دیکھو جو صاف صاف بات ہے وہ بتاؤ اور مجھے چکر مت دو سمجھے"

"یہ میرا مسئلہ ہے کہ ہیلی کاپٹر کہاں تک جا سکتا ہے یا کہاں تک نہیں۔ تم پہلے میرے یہ مطابات پورے کرو۔"

"اور اگر میں ایسا کرنے سے انکار کر دوں تو تم کیا کرو گے۔"

"میں ہر گزرتے لمحے کے ساتھ ایک معصوم امریکی کو مار دوں گا۔ تمہارا وقت اب سے شروع ہوتا ہے۔ مجھے اگلے بیس منٹ میں ایک فوجی ہیلی کاپٹر اور وہ تابوت چاہیے۔ ویسے بھی میں یہ بات باخوبی جانتا ہوں کہ ہر امریکی کی جان ایک عام امریکی سے زیادہ قیمتی ہے۔ یقیناً تم یہ نہیں چاہو گے کے تمہارے امریکی بلاوجہ مارے جائیں۔۔۔۔۔۔۔ اس کے علاوہ تمہارے لئے ایک خوشخبری ہے۔۔۔"

"ہے واقعی یہ سچ ہے کہ ہر امریکی کی جان بہت قیمتی ہے۔ اس کی تم فکر نہ کرو ہم انکی حفاظت کرنا بھی جانتے ہیں۔۔ تم اپنی سناؤ کے تمہارے پاس میرے لئے کون سی خوشخبری؟"

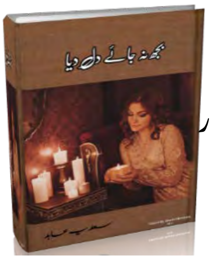
"میں نے میڈیا والوں کو اطلاع کر دی ہے۔ ابھی کچھ ہی دیر میں انکی گاڑیاں یہاں پہنچنے والی ہیں۔ تمہاری ایجنسی کا جنازہ میں اسی میڈیا کے

عہدِ وفا



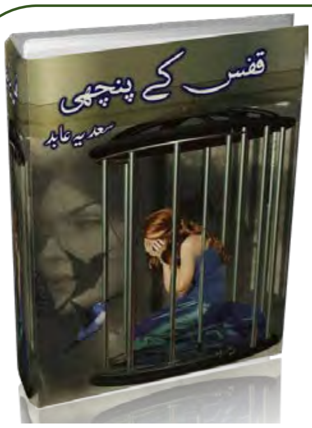
ایمان پریشے کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا مُنفرد ناول، مُحبت کی داستان جو معاشرے کے رواجوں تلے دب گئی، پڑھنے کے لئے یہاں کلک کریں۔

بُجھ نہ جائے دِل دیا



سعدیہ عابد کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا شاہکار ناول، مُحبت، نفرت، عداوت کی داستان، پڑھنے کے لئے یہاں کلک کریں۔

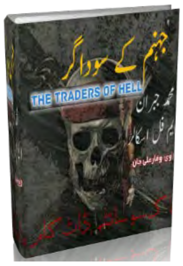
قفس کے پنچھی



سعدیہ عابد کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا شاہکار ناول، علم و عرفان پبلشرز لاہور کے تعاون سے جلد، **کتابی شکل** میں جلوہ افروز ہو رہا ہے۔

آن لائن پڑھنے کے لئے یہاں کلک کریں۔

جہنم کے سوداگر



مُحمد جبران (ایم فِل) کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا ایکشن ناول، پاکستان کی پہچان، دُنیا کی نمبر 1 ایجنسی آئی ایس آئی کے اسپیشل کمانڈو کی داستان، پڑھنے کے لئے یہاں کلک کریں۔

شہیدِ وفا



مُسکان احزم کا پاک سوسائٹی کے لیے لکھا گیا ناول، پاک فوج سے مُحبت کی داستان، دہشت گردوں کی بُزدلانہ کاروائیاں، آرمی کے شب و روز کی داستان پڑھنے کے لئے یہاں کلک کریں۔

آپ بھی لکھیئے:

کیا آپ رائٹر ہیں؟؟؟۔ آپ اپنی تحاریر پاک سوسائٹی ویب سائٹ پر پبلش کروانا چاہتے ہیں؟؟؟

اگر آپکی تحریر ہمارے معیار پر پُورا اُتری تو ہم اُسکو عوام تک پہنچائیں گے۔ **مزید تفصیل کے لئے یہاں کلک کریں۔**

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام، پاکستان کی سب سے زیادہ وزٹ کی جانے والی کتابوں کی ویب سائٹ، پاکستان کی ٹاپ 800 ویب سائٹس میں شُمار ہوتی ہے۔

ہاتھوں نکلواؤنگا۔۔۔ ویسے بھی اب تمہارے پاس تمہارا ہونہار ڈیوڈ موجود نہیں۔ سو جب ڈیوڈ موجود نہیں تو تمہارے پر تو پہلے سے ہی کٹ چکے ہیں ۔تم اڑو گے کیسے ؟ تم اب کچھ بھی کرنے یا دھمکی دینے کی کسی پوزیشن میں نہیں ہو۔" ڈرگ لارڈ نے اپنے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر کرنل اشر کے چہرے پر بھی بے اختیار مسکراہٹ آگئی۔

"ڈیوڈ کے بغیر ہم کیسے کام کرتے ہیں اس کا اندازہ بھی ابھی تمہیں ہو جائے گا۔وہ چھوڑو یہ بتاؤ تمہیں اس کام کے کتنے پیسے ملیں ہیں ؟اور دیکھو سچ سچ بتانا"

"کس کام کے۔۔۔۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو کرنل ؟ لگتا ہے تم اپنے ہوش میں نہیں ہو۔۔۔ میں جو کچھ کر رہا ہوں وہ خود اپنی مرضی سے کر رہا ہوں۔اپنے مال کو بچانے کے لئے ،تم جانتے ہو میرے لئے میرا دھندہ کتنا اہم ہے ؟"

"میں بالکل ہوش میں ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ تمہارے لئے تمہارا دھندہ کتنا اہم ہے۔ اسی بنا پر یہ بات اس قدر یقین سے کہہ سکتا ہوں۔ کیونکہ تم ڈرگز کا کاروبار کرتے ہو۔ تمہاری یہ فیلڈ ہی نہیں کہ بندے غائب کرو۔ تم کسی بھی قوم کی آنے والی نسلیں تو ڈرگز پر لگا کر انہیں تباہ کر سکتے ہو۔ مگر ہم سے ٹکرانا بات کچھ ہضم نہیں ہو رہی۔ تمہارا تو یہ دھندا ہی نہیں ہے ، پھر بلیک ڈائمنڈ ایجنسی سے پنگا کیوں ؟ تمہاری یہ ڈومین ہی نہیں۔۔۔ اس لئے پوچھ رہا ہوں کتنے پیسے ملے ہیں تمہیں اس کام کے۔" کرنل اشر نے اسے بھرپور دلائل کے ساتھ ٹھوس لہجے میں کہا تو ڈرگ لارڈ ڈھیلا پڑ گیا۔

"اے کرنل اپنی آواز نیچی رکھو۔۔۔ تم سے جتنا کہا گیا ہے اتنا کرو۔تم میرے دھندے میں ٹانگ مت اڑاؤ۔مجھے یہاں سے جانے کا سیف راستہ دو تو میں سب کو چھوڑ کر یہاں سے چلا جاؤنگا۔میں اس بات کی بھی گارنٹی دیتا ہوں کہ کسی کی بھی جانی نقصان نہیں ہو گا۔بس میں نے جو کہا وہ پورا کر دو جلدی سے۔"

"مسٹر اسٹیورٹ جرمن عرف ڈرگ لارڈ ٹانگ تو تم نے میرے دھندے میں اُڑائی ہے۔میرے ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ کو اغوا کر کے۔پر شاید تمہیں یہ کسی نے نہیں بتایا کے ہم ایجنسیوں سے پنگا لیتے وقت لاکھ دفعہ سوچ لینا چاہیے۔تم پولیس کو تو چکمہ دے سکتے ہو۔لیکن مجھے نہیں ،اب تم سیدھی طرح سے ڈیوڈ کا پتہ بتاؤ ورنہ اس کے بعد جو کچھ تمہارے ساتھ ہونے والا اس کے ذمہ دار تم خود ہو گے۔ سمجھے۔" کرنل اشر نے اس بار دانت پیس کر اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا تو اس ڈرگ لارڈ کے چہرے اس بار سچ مچ ہوائیاں اڑنے لگیں۔

"تو تو تم کیا کرو گے۔دیکھو کرنل مجھے جانے دو دو۔۔۔۔۔۔" اس نے باقاعدہ ہکلاتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ڈرگ لارڈ تمہارا وقت شروع ہو چکا ہے اور الٹی گنتی چالو ہے۔۔۔۔ شاباش اپنی زبان کھول دو کے ڈیوڈ اس وقت کہاں ہے۔ورنہ نتائج کے ذمہ دار تم خود ہو گے۔۔۔" اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے آنے لگے۔اس پر کرنل اشر کا زبردست نفسیاتی داؤ چل گیا تھا۔وہ واقعی اپنی فیلڈ کا ماہر تھا اور پولیس والوں کو کئی سالوں سے بے وقوف بنا کر اپنا دھندہ چلا رہا تھا مگر اب کی بار وہ بالکل بے بس ہو چکا تھا۔اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کرنل اشر کو کیسے ہنڈل کرے۔کرنل اشر جیسے بندے سے اسکا آج تک پالا نہیں پڑا تھا۔

"مسٹر ڈرگ لارڈ میں تم سے کہہ رہا ہوں۔۔۔ سیدھی طرح سے زبان کھولو۔۔۔۔۔ ورنہ" کرنل اشر کی آواز لمحہ بہ لمحہ بلند سے بلند تر ہوتی جا رہی تھی۔جبکہ دوسرے ڈرگ لارڈ کی سیٹی گم ہو گئی تھی۔اسے مسلسل خاموش دیکھ کر کرنل اشر بھی شاید اکتا سا گیا تھا۔

"ڈن۔۔۔" یہ کہتے ہی کرنل اشر نے مخصوص اشارہ کیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے یکے بعد دیگرے کئی فائر ہوئے اور اس کے سامنے ہی اس

کے سارے ساتھیوں کو گولیاں لگنا شروع ہو گئیں۔ وہ وہیں کھڑے کھڑے جھومتے ہوئے ڈھیر ہو گئے۔ سب کے سب خون میں لت پت تڑپ رہے ۔ یہ سب کچھ اسقدر جلدی اور تیز رفتاری میں ہوا تھا کہ ڈرگ لارڈ کا منہ اور آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔۔۔ اس کے شاہد وہم وگمان میں ہی نہیں تھا کہ یہ سب کچھ ہو جائے۔ آج تک جو پولیس کو اپنے اشاروں پر نچواتا آیا تھا آج وہ خود ماحول سے ششدر رہ گیا تھا۔

"مم مم مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" یہ کہتے ہی اس نے کرنل اشر کو دھکا دیا اور اپنی مشین گن سیدھی کر کے کرنل اشر پر تان کر فائر کرنا ہی چاہتا تھا کہ دوسرے ہی لمحے اس پر لگاتار فائر ہوئے اور وہ بھی گولیاں لگنے کی وجہ سے وہیں ڈھیر ہو گیا۔ شمعون اور میری بروقت کاروائی سے کرنل اشر کی جان بھی بچ گئی تھی۔ ڈرگز کی دنیا میں موسٹ وانٹڈ ڈرگ لارڈ اب اپنے انجام کو پہنچ چکا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس بار اس نے پیسوں کی خاطر اپنی اپروچ سے ہٹ کر کام لے لیا تھا۔ جو اب اس کے گلے کی ہڈی بن گیا تھا۔ مرتے مرتے اس کی زبان پر یہ الفاظ روانی کے ساتھ باہر آرہے تھے۔

"مجھے ڈیوڈ کا نہیں پتہ۔۔۔ مجھے ڈیوڈ کا واقعی نہیں پتہ۔۔۔۔۔۔۔ میں نہیں جانتا کہ ڈیوڈ کہاں۔۔۔۔" اس کے بعد وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ٹھنڈا ہو گیا۔

"بلڈی فول۔۔۔۔۔ احمق۔۔۔" کرنل اشر نے حقارت سے اسکے پیٹ میں لات ماری اور پھر اس نے تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے اندر ونی کمرے کا دروازہ کھول دیا اور سب کو باہر آنے کے لئے کہا۔

☆===☆===☆

کوئی پینتالیس منٹ کے سفر کے بعد ہم لوگ اس وقت ایجنسی کے خفیہ پوائنٹ کے بجائے کیون اوبرا کے فارم ہاؤس پر تھے۔ اس کے بقول میری خدمت خفیہ پوائنٹ کے بجائے یہاں پر زیادہ بہتر ہو سکتی تھی۔ یہاں اس کے خاص ملازمین چوبیس گھنٹے خدمت کے لئے موجود رہتے تھے۔ اس نے مجھے اپنا کمرہ دکھایا جو کسی فائیو سٹار ہوٹل کے کمرے سے کم نہیں تھا۔ بہترین بیڈ، پردے، قیمتی فانوس، ٹیبل، قالین، پردے غرض ہر چیز ایک سلیقے سے سجائی ہوئی تھی۔

"سر آپ اسوقت آرام کرنا پسند کریں گے یا کوئی خدمت ہو تو بتا دیں۔۔۔"

"ہاں فل االحال تو میں نہاؤں گا۔۔۔ اس کے بعد چائے کا ایک کپ چلے گا پھر میں سوؤں گا۔ رات کے لئے بس اتنا ہی کافی باقی صبح اٹھ کر دیکھی جائے گی۔"

"بالکل ٹھیک ہو گیا، آپکے بیڈ کے ساتھ ایک بٹن لگا ہوا ہے جب بھی آپکو کسی چیز کی ضرورت ہو آپ اسے دبا دیں گے تو ملازم حاضر ہو جائے گا۔ اسے جو کہیں گے وہ پورا کر دے گا۔ نیز آپکے بیڈ کے ساتھ ایک ٹیلی فون بھی لگا ہوا ہے اس سے آپ جب چاہیں جہاں چاہیں کال کر سکتے ہیں۔ الماری میں آپکے ناپ کے سارے کپڑے بھی موجود ہیں۔ واش روم میں دو عدد تولیے ٹھنڈے گرم پانی کا باقاعدہ پورا نظام موجود ہے۔ یہ ٹووی رکھا ہوا ہے اس کے اس علاوہ آپ جو حکم کریں وہ بھی پورا کر دیا جائے گا۔ ابھی تو رات بہت ہو رہی ہے کل دن میں میں آپکو پورے فارم ہاؤس کی سیر بھی کروادونگا۔ مجھے پوری امید ہے کہ آپکو بہت اچھا لگے گا اور آپکا ہمارے ساتھ وقت بھی یادگار رہے گا۔" اس نے کسی پکے خدمت گزار کی طرح پیش آتے ہوئے کہا۔۔۔

"بس بس اس سے زیادہ اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔ اب میں نہاتا ہوں۔۔۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکرا دیا اور پھر مجھے گڈ نائٹ

بول کر کمرے کا دروازہ بند کر کے چلا گیا۔ کمرے کا دروازہ بند ہوا تو میں نے اسے اندر سے لاک کر دیا۔ اچانک کمرے کی لائٹ بند ہو گئی اور کچھ دیر تک کمرے میں یوں ہی اندھیرا رہا۔ پھر اچانک کسی نے اپنے آہنی ہاتھوں سے میری گردن کے گرد زور سے رسی سے لپیٹ لی اور پوری قوت کے ساتھ جھٹکے لگانے لگا۔ میں اس نئے اور خلافِ توقع حملے کے لئے ہرگز تیار نہیں تھا۔ رفتہ رفتہ اس کا شکنجہ سخت سے سخت ہوتا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

(جاری ہے)

آپکی قیمتی رائے کا انتظار رہے گا۔۔